

حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا ایک مثالی خاتون

<"xml encoding="UTF-8?">

حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا ایک مثالی خاتون

روشنی ڈالی جائے تو وہ شخصیات ہمارے لئے نمونہ عمل بن سکتی ہیں۔ انہی شخصیات میں سے ایک حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا ہیں۔ آپ کی ذات گرامی مکمل نمونہ عمل ہے - آپ وہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا[1]۔

آپ کے والد گرامی خویلد بن اسد اور والدہ جناب فاطمہ بنت زائدہ بن اصم ہیں۔ نسب کے چند واسطوں سے آپ کا تعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجداد سے جا ملتا ہے۔ والد کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب اس طرح سے ہے: خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب۔ جبکہ والدہ کی طرف سے نسب اس طرح سے ہے: خدیجہ بنت فاطمہ بنت زائدہ بن اصم بن رواحہ بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لُوی بن غالب۔ لُوی جو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد ہشتم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا ایک دوسرے کو چچا کے بیٹے (ابن عم) اور چچا کی بیٹی (بنت عم) کہہ کر پکارتے تھے[2]۔ آپ کی ولادت ہجرت سے 68 سال پہلے ہوئی۔ آپ ایسی خصوصیات کی حامل تھیں جنہیں نمونہ عمل قرار دے کر دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کی جا سکتی ہے۔ ان خصوصیات کا بطور اختصار ذکر کیا جا رہا ہے۔

1- صاحبِ کردار خاتون:

تاریخ آپ کی ابتدائی زندگی کے حوالے سے خاموش ہے۔ آپ بچپن میں اپنے والد کے سائے سے محروم ہو گئی تھیں[3]۔ آپ نے اس زمانے میں تجارت کو شروع کیا جب ربا کو اس کی بنیاد سمجھا جاتا تھا لیکن اس زمانے میں آپ نے اپنے بہترین فہم و ادراک کے ذریعے اسے مضاربہ کی بنیاد پر استوار کیا[4]۔ آپ نے زمانہ جاہلیت کے فساد سے خود کو محفوظ رکھا اور اس زمانے میں آپ کو ملیکہ عرب کے ساتھ ساتھ ”طاہرہ“ کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا[5]۔ اس زمانے میں آپ نے غرباء و فقراء کی مدد کو اپنا وطیرہ بنا رکھا تھا[6]۔

2. بہترین زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متعدد ازواج مطہرات تھیں تاہم درجات کے لحاظ سے مساوی نہ تھیں۔ ان میں سے صرف جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا کو یہ شرف حاصل ہے کہ جب تک آپ زندہ رہیں، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی۔ آپ کی فضیلت کے حوالے سے شیخ صدوق نقل کرتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ بِخَمْسِ عَشْرَ امْرَأَةً أَفْضَلَهُنَّ خَدِجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ[7]، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پندرہ خواتین سے شادی کی، ان میں سے سب سے زیادہ با

فضیلت خدیجہ بنت خویلد سلام اللہ علیہا تھیں۔

3- صاحب فضیلت شخصیت:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے متعدد حدیثوں میں آپ کی فضیلت کو بیان فرمایا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کس قدر صاحبِ فضیلت ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں: "خَيْرُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ وَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ"۔ کائنات کی بہترین خواتین مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں [8]۔ ایک اور حدیث میں آپ کو جنتی خواتین میں سے شمار کیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں: "أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَرْبَعُ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةٌ فَرَعَوْنُ"۔ چار عورتیں جنت کی بہترین خواتین ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون [9]۔ ایک اور جگہ فرمایا: "يَا خَدِيجَةُ أَنْتَ خَيْرُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَفْضَلَهُنَّ"۔ اے خدیجہ! تم امہات المؤمنین میں سب سے بہتر اور با فضیلت ہو [10]۔

4- صالح اولاد کی تربیت:

اسلام میں اولاد کی تربیت کو بہت اہمیت دی گئی ہے [11] اور اس میں ماں کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا قرآن کی رو سے تمام مؤمنین کی ماں [12] ہونے کے ساتھ ساتھ اس لحاظ سے بھی پہچانی جاتی ہیں کہ آپ ایسی اولاد کی ماں ہیں جو دنیا کے لئے نمونہ عمل ہیں۔ آپ نے اپنے دامن میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا جیسی اولاد کی تربیت فرمائی جو سیدہ نساء العالمین کے لقب سے پہچانی جاتی ہیں۔ یہ بچی اپنی ماں سے اس قدر انس رکھتی تھی کہ اپنی ماں کی وفات کے موقع پر اپنے بابا سے پوچھتی ہیں: بابا جان! میری ماں کہاں ہیں؟ اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فاطمہ کو میرا سلام دیجیے اور بتا دیجیے کہ ان کی ماں حضرت خدیجہ، جناب آسیہ و مریم کے ساتھ جنت میں زندگی گزار رہی ہیں۔ [13]

آئمہ معصومین علیہم السلام ایسی ماں پر ہمیشہ ناز فرماتے تھے۔ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام، معاویہ سے مناظرہ کرتے ہوئے اس کے محور حق سے گمراہ ہو کر اخلاقی پستی سے دو چار ہونے اور اپنی سعادت و خوش قسمتی کی ایک وجہ، اولاد کی تربیت کرنے میں ماں کے کردار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "معاویہ! چونکہ تمہاری ماں "ہند" اور دادی "نثیلہ" ہے اسی لئے تم اس قسم کے برے اور ناپسند اعمال کے مرتکب ہو رہے ہو۔ میرے خاندان کی سعادت، ایسی ماؤں کی آغوش میں تربیت پانے کی وجہ سے ہے کہ جو حضرت خدیجہ اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا جیسی پاک و پارسا خواتین ہیں"۔ [14] اسی طرح امام حسین علیہ السلام نے لوگوں کے دلوں کی بیداری اور اپنی پہچان کے لئے اپنی ماں حضرت زہرا سلام اللہ علیہا اور اپنی نانی حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی طرف اشارہ فرمایا: "انشدکم اللہ هل تعلمون ان امی فاطمة الزهراء بنت محمد؟ ! قالوا: اللہم نعم . . . انشدکم اللہ هل تعلمون ان جدتی خدیجة بنت خویلد اول نساء هذه الامة اسلاما؟ ! قالوا: اللہم نعم"۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ میری ماں فاطمہ زہرا بنت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ ... تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ میری نانی خدیجہ بنت

خوید ہیں، جو خواتین میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں [15]۔

بشکریہ: شمس الشموس میگزین

[1]. طوسی، محمد بن الحسن، الأمالی ؛ النص ؛ ص 606 دار الثقافة - قم، چاپ: اول، 1414 ق. مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، بحار الأنوار (ط - بیروت) ؛ ج 22 ؛ ص 502

[2]. كشف الغمة فی معرفة الأئمة ، علی بن عیسیٰ اربلی، ج 2، ص 132، ناشر: بنی هاشمی، نوبت چاپ: اول، سال چاپ: 1381 هـ ق.

[3]. ابن حجر عسقلانی، الاصابة فی تمییز الصحابة، ج 7، ص 602، ناشر: دارالکتب العلمیة، سال چاپ: 1415 هـ ق؛ محمد ابن سعد بغدادی، طبقات کبری، ج 1، ص 132، بیروت، دار الکتب العلمیة، 1410 ق.

[4]. ابن اثیر، علی بن محمد، اسد الغابة فی معرفة الصحابة، ج 7، ص 80 ناشر: دار احیاء التراث العربی؛ ابو محمد عبد الملک بن هشام، سیره نبوی ابن هشام، ج 1، ص 187، ناشر: دار الکتب العلمیة، بیروت.

[5]. ابن اثیر، علی بن محمد، اسد الغابة فی معرفة الصحابة، ج 3، ص 21؛ ابن حجر عسقلانی، الاصابة فی تمییز الصحابة، ج 4، ص 273.

[6]. شکوه زندگی، محمد تقی کمالی، ص 19-20، ناشر: نور السجاد، سال چاپ: 1381 هـ ش.

[7]. الخصال، شیخ صدوق، ج 2، ص 419.

[8]. ابن اثیر، علی بن محمد، اسد الغابة فی معرفة الصحابة، ج 5، ص 537.

[9]. أبو عمر یوسف القرطبی، الاستیعاب فی معرفة الأصحاب، ج 2، ص 720، الناشر: دار الجیل، بیروت، چاپ اول: 1412 هـ ق.

[10]. شیخ غالب السیلاوی، الانوار الساطعة من الغراء الطاهرة، ص 7، ناشر: محلاتی، سال چاپ: 1383 هـ ش..

[11]. محمد محمدی ری شهری، میزان الحکمه، ج 1، ص 103، ناشر: دارالحديث، سال چاپ: 1384 هـ ش.

[12]. وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ، سوره احزاب/آیت 6.

[13]. شیخ محمد بن حسن طوسی، امالی، ص 175، ناشر: دارالثقاف، سال چاپ: 1414 هـ ق.

[14]. ابو منصور احمد بن علی طبرسی، الاحتجاج علی اهل اللجاج، ج 1، ص 282، ناشر: دارالنعمان، سال چاپ: 1384 هـ ق .

[15]. شیخ محمد بن حسن طوسی، امالی، ص 463، ناشر: دارالثقافہ، سال چاپ: 1414ھ ق.